© rasailojaraid.com

ابن زید کہتے ہیں

"تاویل الاحادیث سے مراد علم و حکمت ہے"[1]

یعنی علم و بصیرت کی ایسی قوت پیدا ہو کہ معاملات کی کُنہ تک پہنچ جائے "بات کے مطلب اور مآل کو پالے" امور و مہمات کے بھیدوں کا روشناس بن جائے غرض ہر الجھی ہوئی گتھی کو اس طرح سلجھا دے کہ ساری باتوں کی کل درست ہو جائے۔

قیادت کی صلاحیت کے لئے دماغی و جسمانی قابلیت کی ضرورت ہے نہ کہ مال و دولت اور نسل و خاندان کا شرف

جو لوگ مال و دولت کی وسعت اور خاندان کی شرافت میں قیادت کی صلاحیت دیکھتے تھے درج ذیل آیت میں اللہ نے ان کی تردید فرمائی اور اس کے لئے دو چیزیں ضروری قرار دیں (۱) علم کی قوت (۲) اور جسم کی قوت (دماغی و جسمانی قابلیت)

وزادہٗ بسطۃً فی العلم والجسم ۲/۲۴۷ اللہ نے علم اور جسم دونوں میں طالوت کو وسعت دی۔

ظاہر ہے کہ یہاں علم سے مراد کوئی خاص اصطلاحی علم نہیں ہے بلکہ کام کی مناسبت سے عقل و ذہانت فہم و تدبیر وغیرہ مراد ہیں اسی طرح جسم سے اُس کی لمبائی چوڑائی سے بحث مقصود نہیں ہے بلکہ صورت و سیرت کا اعتدال اور اندرونی قویٰ کی پختگی و مضبوطی مراد ہے۔

اسی بنا پر فخر الدین رازیؒ نے ان دونوں سے وہ کمالات حقیقیہ مراد لیئے ہیں جو جوہر انسانی کو حاصل ہوتے ہیں[2] انبیاء کے تذکرہ میں بھی علم کا ذکر آتا ہے اور بعض کو بچپن ہی میں علیم کا خطاب ملا ہے مثلاً

وبشروہ بغلام علیم ۵۱/۲۸ انا نبشرک بغلام علیم ۱۵/۵۳ اس سے بھی علمی قوت اور ذکاوت و ذہانت ہی وغیرہ مراد ہیں کیوں کہ وحی کا علم تو بعد میں حاصل ہونا تھا۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ نفسیاتی طور پر انسان کی ظاہری ساخت اور صورت شکل کا بھی کافی اثر

---

[1] تفسیر خازن ج ۳ [2] تفسیر کبیر صفحہ ۲۸۹

© rasailojaraid.com